This PDF Download from Madaarimedia.Com

اسرار مداری

امداد علی علوی

Madaarimedia.Com

Www.MadaariMedia.Com

مداریہ کتب خانہ
واٹسپ گروپ

MADAARI MEDIA
The Silsila e Aaliya Madaariya Social Platform

سلسلۂ مداریہ کے بزرگوں کی سیرت و سوانح
سلسلۂ عالیہ مداریہ سے متعلق کتابیں
سلسلۂ مداریہ کے علماء کے مضامین تحریرات
سلسلۂ مداریہ کے شعراء اکرام کے کلام

حاصل کرنے کے لئے اس ویب سائیٹ پر جایئے

www.MadaariMedia.com

@MadaariMedia
@MadaariMedia
@MadaariMedia
@MadaariMedia

Authority : Ghulam Farid Haidari Madaari

P No ۱۴۹۱۱

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد اوس شہ کو کہ جس کی قدرت سے ابر سیر بہار رحمت سے گلشن خلقت اور دیار
موجودات کا آراستہ ہوا اور نعت اوس [illegible] کو سزاوار کہ جس کی [illegible]
سے ریاض کمالات فقرا کا شگفتہ ہوا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین وبعد
ارباب طریقت اور سالکان مسالک معرفت پر واضح ہو کہ جو کہ [illegible] اسرار
تواریخ حضرت شاہ بدیع الدین ملقب بہ قطب المدار تالیف کردہ [illegible]
واقف رموز معرفت جامع فضل وکمال رہنمای شاہد مقال مولوی سید [illegible]
حسینی العلوی بزبان فارسی [illegible] نسب [illegible] علامہ خاندان [illegible]
نقاوہ دودمان [illegible] سید [illegible] بن سید عابد علی رضوی [illegible]
کے ترجمہ زبان اردو کیا گیا اور واسطے مطابقت مضامین اور معانی [illegible]
سلف [illegible] جناب [illegible] اولاد رسول [illegible] خاندان [illegible]
علوم [illegible] سید عالی نسب نجیب الطرفین جناب سید اکبر علی بن سید [illegible]

پیر ... لاد سید سلطان آلی کے گزرانا اور بعد صحت اور تصدیق
جناب سید صاحب موصوف الصدر حسب ارشاد جناب محتشم الیہ اس کتاب کا نام
اسرار مداری رکھا گیا آغاز ذکر مشیان وقت معرفت و واقفان ارباب طریقت علی الخصوص
صاحب رسالہ ایمان محمودی کیفیت شاہ بدیع الدین ملقب بہ شاہ قطب المدار اس
طرح سے زیب تحریر فرماتے ہین کہ شاہ مدار ابن ابو اسحاق ساکن ملک شام نسل حضرت
ہارون پیغمبر علیہ السلام سے تھے اور اولاد ان ملقب بزبان عبری کوہن یعنی سید و سردار
بوجہ تولیت تابوت سکینہ خاندان اثنا عشر بنی اسرائیل مین نہایت ممتاز بلکہ ہمیش انبیا
نہایت صاحب اعزاز تھے الغرض ابو اسحاق ملت موسوی مذہب خدا پرست
تھی جو اولاد پیدا ہوتی تھی وہ مشیت ایزدی سے ایام طفولیت مین فوت ہو جاتی
تھی بدین وجہ ابو اسحاق قلق اولاد سے نہایت مغموم رہتا اور اکثر اوقات باامید
اجابت دعای اولاد مقابر بزرگان باوقار پر حاضر رہتا بعد مدت ایک شب مین
حضرت موسی کو خواب مین دیکھا کہ حضرت فرماتے ہین کہ ای ابو اسحاق خاطر جمع رکھ
خدا تجکو ایک فرزند بدیع عطا فرماویگا کہ تصرف ولایت میری کا اوس سے ظاہر ہوگا پس
از مدت خدا نے ابو اسحاق کو ایک فرزند عنایت فرمایا کہ جسکا نام شاہ بدیع الدین
ملقب بہ شاہ مدار کیا گیا واضح ہو کہ نام اصلی آنحضرت بدیع الدین ہی اور شاہ مدار
لقب ... کا سکو رہوگا اور ان حضرت کو قطب المدار اس وجہ سے کہتے ہین کہ وہ
اپنے زمانے مین قطب المدار تھے کتاب بحر المعانی اور اکثر کتب اہل صوفیہ مین لکھا ہی
قطب المدار جنکا نام رکھتے تھے قطب الاقطاب و قطب الارشاد و قطب عالم و قطب کبری
قطب اکبر اور عالم باطن مین اونکو عبد اللہ کہتے ہین اور وہ مظہر اسم ذات ہین اور جملہ

اقطاب اور اوتاد و ابدال وغیرہ مطالبت قطب المدار کی گستاخی درہ
ہر زمانے مین ایک ہی ہوتے ہین اور وہ فیض پونہچاتے ہین عالم علوی اور
سفلی کو العلماء امتی کالانبیاء بنی اسرائیل یعنی فرمایا تعظیم اور بزرگی مین پس اثار رسالت
فرمایا رسول نے علماء امت میری مانند نبیون بنی اسرائیل کے ہین
و نشان ولایت موسوی حضرت شاہ مدار سے ایام خرد سالی مین ظاہر ہوئی اور
صوفیون کے نزدیک یہ ہی کہ ہر ولی مین ولایت ایک نبی کی اثر رکھتی ہی چنانچہ
کتاب لطائف اشرفی مین لکھا ہی کہ حضرت شیخ نجم الدین کبری کو بھی اپنے وقت مین ولایت
موسوی حاصل تھی الغرض پدر اور مادر قطب المدار اوضاع اور اطوار پسندیدہ
شاہ مدار کو دیکھکر نہایت خوشی سے متحیر تھے جبکہ حضرت شاہ مدار سن شعور کو پہونچے
اوسوقت حضرت شاہ مدار کو ایک اوستاد اوسی قوم مسمی حدیقہ شامی کو سپرد کیا اور وہ اوستاد
تمام کتاب توریت اور انجیل اور دیگر کتب سماویہ کا حافظ تہا اور عمل کرتا تہا اکثر خرق عادات
اوس سے ظاہر ہوتے تھے اوس زمانے مین اوسکے مثل کوئی اوستاد نہ تہا جب کہ اوس شیخ
جمال ولایت حضرت شاہ مدار کو دیکہا نہایت خوش ہوا اور آنحضرت کو اپنی شاگردی مین
قبول کیا اور بکمال توجہ سے انکی تربیت مین مصروف ہوا چونکہ آنحضرت کو علم لدنی
حاصل تھا لہذا عرصہ چند سال مین توریت و انجیل و دیگر کتب سماویہ کو حفظ کیا
اوسپر عمل فرمایا اور علم ریمیا و سیمیا و ہیمیا و کیمیا بھی مسمی حدیقہ شامی استاد سے
کماحقہ حاصل کیا اور علوم مذکورہ مین کمال تصرف قرار واقعی بہم پونہچایا پس شہرت
کمالات آنحضرت کی ولایت شام مین ہوئی اور کتاب لطائف اشرفی مین لکھا ہے
اوس زمانے مین علم ریمیا و سیمیا وغیرہ مثل شاہ مدار کے دوسرا شخص اوس کو
کمتر جانتا تھا پس اوس زمانے مین انکے والدین نے انتقال فرمایا اسیطرح انتقال ہی شیخ

مین سے بیقرار ہوئے اور چاہا کہ ولایت شام کو ترک کرین بخدمت
حذیفہ شامی اوستاد خود حاضر ہوئے اور سوال کیا کہ جو علوم آپ نے مجکو تعلیم کیا ہی اوسمین
مستغرق ہون لاکن اس سے علم معرفت جناب باری کا حاصل نہین ہوا اور آپ نے توریت اور
انجیل سے مجکو تعلیم کیا ہی کہ بعد موسیٰ اور عیسیٰ کی معرفت ذات جناب باری وسیلہ احمد سے
حاصل ہوگی وہ احمد کہان ہی اوستاد نے کہا کہ احمد نے انتقال فرمایا اور ہم متابعین اوسکے
ہین اور مراد احمد سے ذات بابرکات محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہی اور قرآن مجید مین مقولہ
حضرت عیسیٰ کا یہ ہی کہ یاتی من بعدی اسمہ احمد یعنے کہا عیسیٰ نے کہ آتا ہی بعد میرے ایک
رسول کہ نام اوسکا احمد ہی پس حضرت شاہ مدار طالب حق ہوئے اور قرار وآرام کو ترک کیا
اور جو کہ املاک اور اسباب دنیوی آپکے تصرف مین تھا اوسکو ایکبارگی درہم وبرہم کرکے
ترک وطن کیا بعد طی مراحل وقطع منازل مکہ معظمہ مین پونہچے اور تھوڑی مدت مین علم قرآن مجید
اور احادیث کو حاصل کیا پھر بعضی کتب تصانیف مجتہدین امام ابی حنیفہ اور شافعی کو پڑہا لیکن
علم معرفت الٰہی کا حاصل نہوا پس ارادہ کیا کہ اقوال مختلفہ سے دست بردار ہوکر شام کی
طرف معاودت کرین لیکن شاہ مدار سعید ازلی تھے لہذا خدا نے بلا واسطہ غیرے ہدایت کی وہ
یون کہ ناگاہ ہنگام طواف کعبہ معظمہ آواز غیب سے آئی کہ اگر طالب حق کا ہی پس جلد مدینہ مین قبر
محمد مصطفے پر حاضر ہو کہ وہ رسول برحق اور ہادی مطلق ہی پس حضرت شاہ مدار اس مژدہ
سے خوش ہوکر طرف مدینہ کے روانہ ہوئے جب کہ زیارت قبر حضرت سے مشرف ہوئے
وہان روضہ پاک سے آواز آئی السلام علیک یا بدیع الدین قطب المدار خوش آمدی
انشاء اللہ تعالیٰ جلد اپنے مطلب کو پونہچیگا بیعت کردہ چون ارادہ لطف کردگار ست از بدیع الدین
قطب المدار ؓ پس حضرت شاہ مدار ریاضات اور مجاہدات مین مصروف ہوئے

بعد [illegible] عالم روحانی مین حضوری خدمت محمد [illegible] پاکی ہو
نے کمال مہربانی سے دست قطب المدار کا اپنے ہاتھ مین پکڑ اور [illegible] سپرد فرمایا
اوسوقت حضرت علی مرتضے حاضر تھے آپ نے شاہ مدار کو علی کے سپرد کیا کہ یہ جوان حکم
حق کا ہی اسکو بجای فرزند اپنی تربیت کرکے منزل مقصود کو پونہچاؤ کیونکہ یہ جوان نزدیک
حق تعالے کے نہایت عزیز ہی اور یہ اپنے وقت مین قطب مدار ہوگا پس شاہ مدار
حسب الحکم حضرت مجتان علی سے ہوکر نجف اشرف مین آئے اور آستانہ مبارک پر حاضر
ہوکر ریاضات مین مصروف ہوئے اور حضرت علی نے عالم روحانی مین آپکو تعلیم فرمایا اور
بسبب سیادت دین محمدی کے مشاہدہ حق الحق سے بہرہ مند کیا اور جمیع مقامات عروج
ناجیہ طے کرکے عرفان حقیقی کو حاصل کیا اوس زمانہ مین حضرت اسد اللہ الغالب کرم اللہ وجہہ نے
آپکو اپنے فرزند جناب محمد مہدی بن حسن عسکری صاحب الزمان سے فرمایا کہ قطب
بدیع الدین کو مین نے بہ سفارش محمد تعلیم کیا اور مقامات عالی مین پونہچا کر اپنی فرزندی
مین قبول کیا تم بھی متوجہ ہوکر علوم کتاب آسمانی کا اسکو تعلیم کرو پس حضرت صاحب الزمان
مہدی علیہ السلام نے کمال مہربانی اور لطف سے چند مدت مین علوم کتب و صحف آسمانی کو
تعلیم فرمایا اول چار کتاب کہ جو انبیا پر نازل ہوئین یعنی فرقان و توریت و زبور و انجیل
باترتیب و شرائط تعلیم فرمایا بعد ازان چار کتاب اور کہ جو مقتدای دین و پیشوای قوم جنات پر نازل
ہوئین تعلیم فرمایا اور نام ان کتابونکا یہ ہی راکوری و جاجری و شنارگی و [illegible] بعدہ چار کتاب
اور کہ جو ملایکہ مقربان درگاہ الہی پر نازل ہوئین اونکو بھی تعلیم فرمایا اور ان کتابونکا یہ نام ہی
[illegible] و منظہر الف بعدہ علوم اولین و آخرین جو ایمہ اہل بیت کو حاصل ہی از راہ کرم
بزرگوارانہ قطب المدار کو عطا فرمایا اور انکو کامل کرکے خدمت مین اسد اللہ الغالب کرم اللہ وجہہ کے حاضر لائے

اور کیجو ... لاوی ارشاد کیا ہو امید دار خلافت کا ہو واضح ہو کہ مسئلہ مختلف فیہ اس ... احوال بزرگ ہو وہ
کا اس مقام مین نقل کرنا واجب ہوا پس اکثر علما اہل سنت جماعت سے وجود حضرت امام مہدی بن
عسکری رضی اللہ عنہ سے منکر ہین کہ یہ محمد مہدی موجود نہین ہے وہ مہدی موعود کہ
جنکو پیغمبر نے فرمایا ہو قریب قیامت نسل حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پیدا ہونگے
اور جمیع علمای امامیہ اثنی عشریہ احادیث پیغمبر اور اقوال ایمہ اہل بیت سے روایت
کرتے ہین کہ مہدی موعود امام دوازدہم ۱۲ وصاحب الزمان وخاتم ولایت مطلقہ محمدیہ
یعنی امام محمد مہدی ابن عسکری ہی کہ پیدا ہوا ہی کہ جو موجب ارشاد پیغمبر کے نگاہ عوام سے
مخفی ہی جبکہ مشیت الہی ہوگی قریب قیامت کے حکم خدا سے ظاہر ہوگا پس انکار کرنا امام
برحق کا باعث ضلالت کا ہی اور یہ حدیث نبوی کہ جو کتاب مشکات مین مرقوم ہی وہ یہ ہی
قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ یَعْرِفْ اِمَامَ زَمَانِہٖ فَقَدْ مَاتَ مِیْتَۃً جَاہِلِیَّۃً
یعنے جو شخص کہ مرا اور اسنے نہ پہچانا اپنے امام وقت کو بس تحقیق مرا مرنا جاہلیت کا یعنی کفر
پر چنانچہ یہ مقدمہ مفصل کتاب الجماعت مین ہی اسمین کچھ گفتگو نہین ہی اور صاحب کتاب
فصول المہمہ فی معارج الائمہ کہ مالکی مذہب تھا امام مالک رضی اللہ عنہ کہ جو مقتدای امام اہل سنت
سے ہی روایت کرتا ہی کہ موعود مہدی صاحب الزمان امام محمد بن عسکری ہی اور
کتاب یواقیت تصنیفات حضرت شیخ محی الدین بن عربی سے روایت ہی کہ محمد مہدی
علیہ السلام بن حسن عسکری بن امام علی نقی بن محمد تقی اور وہ ہدایت کریگا آدمیون کو
طرف حق تعالی کے اور اس کتاب مین تمام احوال حضرت کا لکھا ہی اور وہ حضرت
مولانا عبد الرحمن جامی کہ مرد صوفی مذہب اور شافعی ملت سے تھا تمام احوال اور کمالات
حقیقت پیدایش امام مہدی اور پوشیدہ ہونا آپکا مفصل کتاب شواہد النبوت تصنیف

ابی بن بوجہ حسن آئمہ اہل بیت اور کتب سیر سے روایت کرتا ہی کہ صاحب
مقصد اقصیٰ حضرت شیخ عزیز بن محمد نسفی سے لکھتا ہی کہ حضرت شیخ سعد الدین حموی
خلیفہ حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ قدس سرہ ذکر امام مہدی مین ایک کتاب تصنیف
کی ہی اور اوسمین بہت کچھ ذکر حضرت کا لکھتا ہی کہ جب وہ مع ولایت مطلق آشکار ہوگا
اوسوقت اختلاف مذاہب و ظلم بالکل دفع ہوگا جیسے کہ اونکے اوصاف حمیدہ حدیث
مین وارد ہوئے ہین کہ امام محمد مہدی آخر زمانہ مین آشکار ہوگا اور تمام دنیا کو ظلم و ستم
سے پاک کریگا اور ایک دین اور ایک مذہب برحق ہوگا پس واضح ہو کہ جب دجال جو
زمانہ پیغمبر مین پیدا ہوا تھا وہ زندہ اور مخفی ہی اور حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے اور زندہ
اور پوشیدہ ہین پس اگر فرزند پیغمبر کا امام مہدی بن حسن عسکری بھی نظر عوام سے
پوشیدہ ہو گیا تو کیا جگہ تعجب کی ہی اور احوال بزرگان دین اور فرمودہ ائمہ اہل بیت
رسول سے انکار کرنا خالی تعصب سے نہین ہی اور علمای ظاہر رسالت قوم جنات اور ملائکہ
سے انکار رکھتے ہین کہ رسالت خاصہ انسانی ہی اور اس مقدمے مین دوسری قوم
کو استحقاق نہین ہی مگر باوجودیکہ قرآن مجید مین مذکور ہی قولہ تعالیٰ ما خلقت الجن و الانس
الا لیعبدون یعنی پیدا نکیا مین نے جن اور انسان کو مگر یہ کہ واسطے عبادت کے اور عبادت
بے ہدایت رسول کے موافق ارادہ الٰہی کے درست نہین ہوتی ہی پس اکثر ارباب سیر
مثل صاحب روضۃ الصفا و مصنف طبری وغیرہ متفق ہین کہ خدا نے واسطے ترغیب عبادت
ہر گروہ کے پیغمبر بھیجے جیسا کہ قوم جنات مین بھی رسول اونکی قوم اور جنس سے
قبل از پیدایش حضرت آدمؑ کے مبعوث ہوئے تا کہ اس عبادت کو موافق ارادہ الٰہی
کے تعلیم کرین جیسا جواہر التفسیر مین ذکر صریح انی جاعل فی الارض خلیفہ کا ذکر

پیش از پیدایش حضرت آدم علیہ السلام پیشوای جنات کے بھی شرف خلافت سے مشرف
ہوئے ہیں اور حضرت شاہ نعمت اللہ ولی قدس سرہ اپنے مکاشفات میں لکھتے
ہیں کہ میں ایک وقت عالم مکاشفہ میں آسمان چہارم پر گیا وہاں دیکھا کہ ایک فرشتہ
عظیم القدر کرسی مرصع پر بیٹھا ہوا ہی اور ستر ہزار فرشتے اوسکے گرد باادب کھڑے
ہیں میں نے متحیر ہو کر استفسار کیا اون لوگوں نے کہا کہ یہ خلیفہ خدا کا ہی میں نے
جواب دیا کہ خدا کا خلیفہ آدم صفی اللہ ہی دوسرا کون ہی پھر اوس فرشتہ نے مجکو
اپنے پاس بلایا اور فرمایا کہ آدم صفی اللہ خلیفہ روی زمین کا ہی اور میں خلیفہ
آسمان چہارم کا ہوں پس میں نے سر کو جھکایا کہ کارخانہ الٰہی میں دم مارنے کی
جگہہ نہیں ہی اور ہم علم الٰہی سے ناواقف ہیں جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے فوق کل ذی
علم العلیم پس ہو سکتا ہی کہ ہر فلک اور زمین پر خلیفہ ہو واسطے ہدایت اپنی قوم کے اور
حضرت شیخ محی الدین ابن عربی فتوحات مکی و دیگر تصنیفات اپنے میں لکھا ہی جیسا کہ
کتاب فصوص الحکم قصہ حضرت ہود پیغمبر میں مذکور ہی کہ خدا نے آدم سے تا محمد جمیع انبیائے
کو مجکو دکھایا ہی سوا انبیائے ملائکہ اور انبیای جن کے اس صورت میں معلوم ہوا کہ ملائکہ اور قوم
جنات میں سے پیغمبر گذرے ہیں اونہیں کی جنس سے اگر کتاب الٰہی اون پر نازل ہوی ہو
تو کیا تعجب ہے قولہ تعالیٰ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِہٖ یعنی نہیں بھیجا ہمنے کسی رسول
کو مگر اونکی قوم کی زبان میں اور یہ آیت بھی وارد ہی وَاِنْ مِّنْ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیْھَا نَذِیْرٌ یعنی
نہیں ہے کوئی امت مگر یہ کہ گزرے اوس قوم میں ڈرانے والے عذاب دوزخ سے
وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ کُلِّ اُمَّۃٍ رَّسُوْلًا یعنی بیشک ہمنے بھیجا ہی درمیان ہر گروہ کے
پیغمبر اور حضرت شیخ محی الدین ابن عربی کتاب فصوص الحکم میں لکھا ہی کہ [illegible]

طریقہ پیغمبرونکا ایک ہی ہی اگرچہ انکے دین مختلف تھے کسواسطے کہ اہل ہر زمانہ کے حوصلے
ہین تاکہ مناسب اوس زمانے کے ایک پیغمبر زمانہ ہر قوم مین ہو اور حسب قابلیت
اوس قوم کے مبعوث ہوتا تھا اس جہت سے مختلف شریعتین دین پیغمبرون کی
بسبب اختلاف قابلیت امت کے اور اصل مطلب سب کا ہدایت توحید کی ہی اندم ...
کہ حضرت امام محمد مہدی ؑ نے قطب المدار کو تربیت کرکے عالم روحانی مین روح حضرت علی کرم
اللہ وجہہ مین حاضر کیا حضرت علی نے خوش ہوکر خلعت خاص معنوی سے سرافراز کرکے خدمت
مین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر کیا اور حضرت نے بکمال مہربانی فرمایا کہ اب تجھکو
خدا نے اسرار مخفی سے آگاہ کیا چاہیے کہ واسطے ادای شکر خدا کے زیارت مکہ معظمہ کے
بجا لاؤ اور وہان سے طرف ملک ہندوستان کے جاؤ جس جگہ خواجہ معین الدین چشتی
واسطے تیری سکونت کے جگہ مقرر کرین وہان قیام کرنا اور لوگون کو وہان ہدایت کرنا
پس حضرت مدار پیغمبر سے رخصت ہوکر مکہ معظمہ مین آئے اور شرف زیارت سے مشرف
ہوئے اب اس مرتبہ لذت اور حلاوت اور بھی عالم کی پائی مصرع ہم یار بدست
آمد و ہم کار فراہم شد * بعد چند روز کے بحکم باطن مکہ معظمہ سے متوجہ طرف ہندوستان
کے ہوئے حضرت مرشد اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ لطائف اشرفی مین فرماتے
ہین کہ سفر مکہ معظمہ مین حضرت شیخ بدیع الدین مشہور بہ شاہ مدار اور مین ہمسفر تھا مین
مکہ معظمہ سے واسطے سیر ولایت روم کے روانہ ہوا اور حضرت شیخ بدیع الدین طرف
ہندوستان کے راہی ہوئے بعضے علوم نادرہ مثل شاہ مدار کے دوسرا شخص اوس
زمانے مین نہین جانتا تھا اور وہ اویسی مشرب تھا اور باطن سے تربیت پایا ہوا اوکو
ظاہر مین پیر کا محتاج نہ تھا یہ مشرب اویسیہ نہایت عظیم القدر ہی حضرت خواجہ نظامی گنجوی

وحضرت حافظ شیرازی بھی مشرب اویسیہ رکھتے تھے الغرض قبل تشریف آوری حضرت شاہ
مدار ہندوستان میں خاندان اویسیہ نے شہرت نہ پائی تھی اور بلکہ بعضے مشائخ ہند اس
مشرب سے محض ناواقف تھے فقط حضرت شاہ مدار نے اس مشرب عالیقدر کو ہند میں
شائع کیا حضرت مخدوم شیخ سعد اللہ کنتوری کا منشا ہی سلسلہ شاہ مدار سے متحیر ہو کر ایک خط
واسطے دریافت سلسلہ شاہ مدار کے بخدمت میر سید حضرت اشرف جہانگیر کے لکھا حضرت
میر سید اشرف قدس سرہ نے بجواب اسکے ایک خط بایں عبارت تحریر فرمایا کہ ای برادر سو چہار دہ خانوادہ کے جو ذکر
ہوا ہی درمیان مشائخ کبار کے ایک خانوادہ اویسیہ ہی کہ جو خواجہ اویس قرنی رحمت اللہ علیہ سے منسوب
ہی شیخ الطریقت شیخ فرید الدین عطار قدس سرہ نے لکھا ہی کہ ایک قوم اولیاء اللہ سے
ہوگی کہ انکو مشائخ طریقت و کبرای حقیقت اویسیہ کہیں گے کہ جنکو احتیاج پیر کی نہوگی کسواسطے تربیت
کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو اپنے حجرہ میں بلا واسطہ غیر کے تعلیم فرمایا اور یہ
دولت اویس کو ملی کہ جسپر فضل خدا کا ہی جسکو خدا چاہتا ہی وہ اس منصب پر سرفراز ہوتا ہی
اور بعضے اولیای روی زمین کہ جو تابع پیغمبر ہیں بعضے طالبان حق کو طرف روحانیت
سے تربیت کرتے ہیں اگرچہ ظاہر میں اونکو احتیاج پیر کی ہو اور اس جماعت کا نام
اویسیہ ہے اور اکثر مشائخ طریقت کو حالت اول سلوک میں توجہ طرف اس مقام کے
ہوتی ہی چنانچہ حضرت شیخ عبدالقاسم گورگانی طوسی و حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی و حضرت
شیخ نجم الدین وغیرہ نے ابتدای سلوک میں ایسا ہی ذکر کیا ہی کہ وہ لوگ ہمیشہ
ویس ویس کہتے تھے آخر کار اپنے پیروں کی مدد سے طریقہ ظاہری کو بھی مثل طریقہ
باطن کے درست کرتے ہیں اکثر لوگوں نے بعض علوم نادر حضرت شیخ بدیع الدین
شاہ مدار سے دیکھیں ہیں کہ جو اکثر اولیاء اللہ کو حاصل نہیں ہوا اور اکثر اہل بصیرت اس امر پر مخفی

ہین کہ قطب المدار مذہب ویسی رکھتے تھے اور عالم روحانیت مین حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہ سے تربیت پائی تھی جیسا کہ مذکور ہوا اور سلسلہ حضرت قاضی محمود کنتوری مین ایک شجرہ حضرت شاہ مدار بوسیلہ حضرت عبد اللہ مکی کے حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہ تک پونہچتا ہی اور یہ طریق مشرب ویسی ہی کسواسطے کہ حضرت شیخ عبد اللہ مکی اولیای متقدمین سے تھے اور درمیان شاہ مدار اور شیخ عبد اللہ مکی کے دو سو برس سے زیادہ مفاصلہ تھا بہرحال یہ سلسلہ حضرت مرتضیٰ علی تک منتہی ہی اور شاہ مدار نے بحسب باطن اجازت اور ارادت عالم روحانیت مین حضرت شیخ عبد اللہ مکی سے پائی تھی اور سید عبد اللہ نے بحسب ظاہر حضرت شیخ یمین الدین شامی سے اجازت پائی تھی اور شیخ یمین الدین نے حضرت شیخ رفیع الدین شامی سے اور اونسے حضرت شیخ طیفور شامی سے اور اونسے حضرت شیخ ربیع المقدس سے اور اونسے حضرت امام حسین باشہید دشت کربلا سے اور امام حسین نے حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہ سے اور حضرت علی نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور صاحب رسالہ ایمان محمودی تحریر فرماتے ہین جبکہ قطب المدار بعزم سفر ہندوستان مکہ معظمہ سے روانہ ہوئے عرصہ چند روز مین راہ خشکی کو طی کیا پھر جہاز پر سوار ہوئے کہ ناگاہ باد مخالف کے زور شور سے جہاز تباہ ہوا اور ایک پہاڑ پر ٹکر کھاکر پارہ پارہ ہوگیا اور آدمی مع مال اسباب غرق ہوگئے مگر بعضے آدمی ایک تختہ پر بیٹھے ہوے دریا مین بہتے تھے اور گیارہ آدمی ایک تختہ پر تھے اور منجملہ اونکے ایک شاہ مدار بھی تھے چند روز مین دس آدمی شدت گرسنگی سے ہلاک ہوئے الا قطب المدار بقوت ریاضت وصفائی باطن کے زندہ رہے جبکہ شاہ مدار نے دیکھا کہ وہ دس آدمی شدت گرسنگی سے عاجز

میں فوت ہوئے اِس سبب سے آپکی طبیعت طرف اکل و شرب کے متوجہ ہوئی اور خدا
سے مدد اس بات کی چاہی جو کہ یہ خدا کے پیارے تھے لہذا خدا نے انکو خلق
میں ممتاز کیا پس نیرنگی تقدیر سے وہ تختہ جہاز کا کہ جسپر شاہ مدار تنہا بیٹھے تھے ایک
پہاڑ پر پہونچا حضرت شاہ مدار اوس تختے سے اوترکر پہاڑ پر آئے
دور سے ایک عمارت عالیشان نظر آئی خوش ہوکر اوس عمارت کی طرف
متوجہ ہوئے کہ ناگاہ دروازہ عمارت مذکور پر ایک پیر مرد بصورت انسان
بلباس فاخرہ خوش و خندان بیٹھا ہی اور یہ کہا کہ ای قطب المدار خوشا آمدی
ہمارا صاحب بہت دیر سے تیرا منتظر ہی اور یہ مکان فرش و فروش سے آراستہ
اور نعمت دو جہاں اسمین موجود ہین پس شاہ مدار اِس مژدہ جانفزا سے نہایت
خوش ہوئے اور اندر اوس مکان کے تشریف لائے وہان ایک باغ دیکھا
کہ ایسے گلہای رنگارنگ اِنکی نگاہ سے نہ گزرے تھے اور درمیان باغ کے
ایک مکان مرصع کار دیکھا اور وہان ایک تختی کلان یاقوت سے رکھی تھی
اور ایک مرد نورانی بعد عظمت و جلال ایک تخت پر بیٹھا ہی اور اوسکے نور سے
تمام مکان منور ہی قطب المدار نے باوجود کمالات اوسکے عظمت اور جلال سے متحیر
ہوکر سجدہ کیا اوس مرد خدا پرست نے اپنا ہاتھ شاہ مدار کے سر پر رکھا اور فرمایا
شاہ مدار سر اوٹھاؤ اور ہمارے ساتھ کھانا کھاؤ کیونکہ تو گرسنہ ہی پس شاہ مدار نے
ہوش مین آکر عرض کیا کہ بندہ کو ایسا کھانا عنایت ہو کہ پھر اشتہا طعام باقی نرہے
اوس مرد نورانی نے فرمایا کہ یا مرد خدا ایسا ہی کھانا تیرے واسطے طیار کیا ہی
کہ پھر تو محتاج طعام دنیا کا نہو پس کمال مہربانی سے شاہ مدار کا ہاتھ پکڑ کے

تخت پر اپنے برابر بٹھایا اور ایک طبق شیر برنج کا اپنے آگے رکھا اور اوسمین سے ایک
لقمہ اپنے ہاتھ سے شاہ مدار کے دہن مین رکھدیا آپنے جو لقمہ کھایا حقیقت ایک آسمان
کی آپ پر ظاہر ہوتی تھی جبکہ لقمہ نہم کھایا عرش سے تا فرش زمین سب آپ پر
منکشف ہوا پھر ایک دستار اور ایک جامہ اور ایک پاجامہ شاہ مدار کو پہنایا اور
فرمایا کہ یہ پوشاک تا زندگی تجکو کافی ہے اور کبھی کہنہ اور محتاج دہونے کی نہوگی
بلکہ ہمیشہ پاک اور صاف رہیگی اب مین تجکو خدا کے سپرد کرتا ہون انشاء اللہ تعالی
اب سے کوئی حادثہ دنیا کا تجکو نہ پہونچیگا اور اس کوہ بیابان سے تو بآسانی
گذر جائیگا چاہیے کہ موافق وصیت پیغمبر خدا کے تو باجازت خواجہ معین الدین چشتی
کے ملک ہندوستان مین مقیم ہو کہ تیری ولایت صوری و معنوی کا ظہور جہات
و جہات مین برابر رہیگا اور آج سے مخلوقات عالم ملکوت و ناسوت کے تجکو شاہ مدار
کہینگے اور بعد ازین کوئی انسان اس لقب سے منسوب نہوگا پھر وہ مرد نورانی اوٹھا
اور شاہ مدار کو عطائی نعمت دوجہانی سے ممتاز کر کے رخصت کیا شاہ مدار زین
ہو کر وہان سے باہر آیا پھر جو نگاہ کی تو وہان نہ وہ گھر نہ وہ باغ نہ وہ مرد نظر آیا
شاہ مدار اس قدرت خدا کو دیکھکر متحیر ہوا اور سر مراقبہ مین جھکایا بعد ایک ساعت کے
ہاتف غیب نے آواز دی کہ وہ مرد نورانی جسنے تجکو یہ نعمت دوجہانی عطا کی وہ فرشتگان
عنصری کا افسر ہے کہ جو تمام ربع مسکون پر متصرف ہے اور بصفت انوار جمال و جلال الہی
کے موصوف ہوا ہے اور بحکم خدا سے انبیا اور اولیا کو فیض خاص پہونچاتا ہے اوسکا نام
شمعہ ہے اور جو کہ تو نے دیکھا یہ تصرف اوسکے فیض کا ہے کہ جو بلا واسطہ ذات خدا سے
اخذ کیا ہے پس جبکہ تجکو کوئی ضرورت لاحق ہو اور تو اوسکی تدبیر مین عاجز ہو تو اوسکو

ہمیں بار نام اوسکا ورد زبان کرنا البتہ بوجہ اون قیامت تک تیری مدد کریگا پھر حضرت شاہمدار
سجدہ شکر بجا لائے دوسرے روز پھر ایک ابدال ہنگامہ سے اوپر ظاہر ہوا اور اوسنے شاہمدار کو
اوس جنگل سے نکالکر تھوڑے عرصے مین سرحد ولایت گجرات کے پونہچا کر غائب ہوا حضرت شاہمدار جبکہ ملک گجرات
مین پونہچے خلائق نے اونکی طرف رجوع کیا بعد چند مدت کے گجرات اور اوسکے گرد نواح مین سیر کرکے
حضرت اجمیر مین پونہچے اور زیارت حضرت خواجہ بزرگ معین الحق والدین چشتی قدس سرہٗ سے شرف ہوئے
اور چند مدت اشفاق و محبت روحانیت حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہٗ سے وہان اوس مقام
متبرک مین رہے چنانچہ ابتک متصل شہر اجمیر کے پہاڑ پر فقیر رہتے ہین اور چراغ جلاتے
ہین اور لوگ منت مانتے ہین کہ یہان حضرت شاہمدار نے قیام کیا ہے اور اوس پہاڑ
کو کوکلا پہاڑی کہتے ہین بعد چند روز کے حضرت معین الحق والدین چشتی قدس سرہٗ نے بموجب
امر باطن جاہی سکونت حضرت شاہمدار کنارے دریا شہر قنوج باطن مین تجویز کیا اور شاہمدار کو
اجازت سکونت کی وہان دی اور ساتھ عزت اور حرمت کے اونکو رخصت کیا اب حضرت شاہمدار
بامراد اجمیر سے نکلکے سیر کرتے ہوئے طرف منزل مقصود کو روانہ ہوئے
بعد چند روز کے شہر کالپی مین پونہچے اور وہان ایک مسجد کہ جو لب
دریاے جون واقع ہے وہان اوترے چند مرید صاحب کمال
مثل شاہ اللاد و سید جمال الدین عرف سید جمن و سید احمد بادپا
وغیرہ ہمراہ تھے کہ جو ولایت گجرات اور ہر ایک ملک سے
انکے ہمراہ ہوئے پھر شہر کالپی مین شاہ مدار کی شہرت
ہوئی اور ہر ایک نے طرف شاہ مدار کے رجوع کی اور اسقدر کرامات

اور خرق عادات حضرت شاہ مدار سے ظاہر ہوئے کہ جو شمار مین نہ سکے اور خرق
عادات شاہ مدار سے یہ ہی کہ حضرت شاہ مدار کھانا اور پانی نوش نہین فرماتے تھے
اور جو کپڑا پہنتے تھے کبھی کہنہ اور مستعمل نہین ہوتا تھا اور ہمیشہ خوش رہتے تھے اور
کبھی اثر پیری اور بیماری اور رنج وغم کا اونکے حال پر ظاہر نہین ہوتا تھا اور
بمشاہدہ حق الحق یاد خدا مین مستغرق تھے پس اس سے بہتر کون کرامات ہی کہ جو خدا
نے ہر ایک کو عنایت نفرمائی اور بعضے صوفیہ مثل حضرت شیخ علاء الدولہ سمنانی
وغیرہ اپنی تصنیفات مین لکھتے ہین کہ جب عارف باللہ مقام صمدیت مین پہونچتا ہی وہ
اوس حال مین محتاج آب و دانہ کا نہین ہوتا اور مخدومی حضرت شیخ عبد الرحمن قدوائی
کہ جو قریب سو برس کے عمر رکھتے تھے اور مقام تصوف اور منازل سلوک اور لذت عرفان
سے آگاہ تھے وہ سلسلہ حضرت شاہ مدار سے اور بزرگان اوس سلسلہ سے
نقل فرماتے ہین کہ ایک روز ایک عزیز محرم نے شاہ مدار سے پوچھا کہ آپ کھانا
نہین کھاتے فرمایا کہ جو انسان ہی بے طعام زندہ نہین رہتا لیکن جو کہ طعام ملکوت
کھاتا ہی اور کوئی طعام ناسوت کھاتا ہی اسوجہ سے حضرت پیغمبر صلعم نے بعضے صحابہ کو صوم
وصال سے منع فرمایا اور کہا پیغمبر خدا نے مین ہون مثل تمہارے نزدیک پروردگار
اپنی کے وہی مجھکو دیتا ہی طعام اور آب پس اس صورت مین چاہیے تھا کہ حضرت
شاہ مدار بھی طریقہ وراثہ اس نعمت خاص کا سبب اوس سلسلہ حضرت پیغمبر خدا سے پاتے مثل
عیسیٰ کے بے طعام دنیا مین زندگی کرنی حضرت آدم ؑ پانسو برس تک رہے
اور وہانکی نعمتون سے زندگانی کی اگر حق سبحانہ تعالیٰ نے اونکے فرزند کو یہ
بزرگی بخشی ہو تو کیا عجب اور خدا نے شاہ مدار کو جمال باکمال عطا فرمایا تھا اور

ندائی اونکے ہیبت جمال سے اونکے رخ پر نظر نہین کر سکتا تھا اور جو کوئی نظر کرتا تھا
بے اختیار اپنے سر کو زمین پر جھکا دیتا تھا اور طریق مشرب شاہ مدار کا گوشہ نشینی اور
گمنامی تھا اور کسی سے آمیزش نہین کرتے تھے اور اپنی ناموری نہین چاہتے تھے
لہذا ایک برقع سیاہ منہ پر پڑا رہتا تا کہ حسن صوری اور معنوی نگاہ عوام سے مخفی
رہے مگر باینہمہ آپ کا جمال وکمال سب پر ظاہر ہوا اور وہ برقع کہ جو چہرۂ انور پر
پڑا رہتا مثل فانوس شمع کے تھا اور حضرت قاضی محمود کنتوری نے نہایت سوز عشق
سے آپکی مدح مین چند قصائد کہے ہین منجملہ اوسکے ایک یہ بیت ہی بیت شمع رخ شہ را
باز ندیدیم ٭ باز مرغ چو بسمل شدیم باز طپیدیم ٭ الغرض اکثر مریدان پاک با اعتقاد
مشاہدہ جمال ولایت شاہ مدار سے مستغرق دریای روحانی ہوگئے تھے جب کہ
حضرت شاہ مدار کالپی مین تشریف لائے اور اوس زمانے مین سلطنت ملک
کالپی کا تصرف قادر شاہ بن سلطان محمود کہ جو ایک اولاد فیروز شاہ بادشاہ دہلی
سے تھا اور مخدوم سراج الدین سوختہ اوسوقت مین ولی اللہ تھے اور قادر شاہ
اونکا مرید تھا اس سبب سے خدمت شاہ مدار مین توجہ نکی لیکن جبکہ شہرہ کمالات و
خارق عادات حضرت شاہ مدار کا تمام ہندوستان مین مشہور ہوا لاچار قادر شاہ
آپکی خدمت بابرکت مین حاضر ہوا لیکن خادمون نے کہا کہ بالفعل وقت ملاقات کا نہین
ہی اور ہمکو حکم ہی کہ اسوقت کسی کی خبر نکرو اور ظاہرا اوسوقت مین شاہ مدار ایک فقیر
صاحب دل سے خلوت مین تھے بعضے اہل نفاق نے قادر شاہ سے کہا کہ ایک
جوگی آیا ہی اور شاہ مدار اوس سے ہمصحبت ہی اوسوقت قادر شاہ نے رنجیدہ ہوکر
خادمان شاہ مدار سے کہا کہ اپنے مخدوم سے کہو یہان سے چلا جاوے اور قادر شاہ

ناخوش ہو کر لوٹ گیا جب کہ اِس کیفیت کو حضرت شاہ مدار نے سنا شاہ مدار
وہان سے اوٹھے پس بمجرد روان ہونے شاہ مدار کے تمام اعضای قادر شاہ
پُر آبلہ ہوا اور حرارت سے بیطاقت ہو کر خدمت مین شیخ سراج الدین سوختہ اپنے پیر کے
حاضر ہوا شیخ سراج الدین نے اپنا پیرہن قادر شاہ کو دیا قادر شاہ نے صحت پائی جب
خادم شاہ مدار نے یہ حال دیکھا کہ وہ شیخ سراج الدین سوختہ کے پاس پناہ لے گیا وہ
شاہ مدار کے پاس گیا اور اِس کیفیت کو عرض کیا شاہ مدار نے فرمایا کہ سراج کسواسطے
نہین جلا بمجرد کہنے اِس کلمہ کے شیخ سراج الدین کا بدن پُر آبلہ ہوا اور اوسکی حرارت سے
جلنے لگا یہان تک کہ انتقال کیا اوس روز سے اوسکا سراج الدین سوختہ لقب ہوا
اور مرقد اوسکا شہر کالپی مین مشہور ہی بعد اوسکے سلطنت قادر شاہ مین ایک فتور عظیم
ہوا وہ یہ ہی کہ سلطان ابراہیم شرقی جونپور سے واسطے تسخیر کالپی کے لشکر کشی مین متوجہ
ہوا اور دوسری طرف سے سلطان ہوشنگ بادشاہ ولایت مالوہ مع لشکر بیقیاس
پہونچا قادر شاہ کی شکست ہوئی اور شہر کالپی سلطان ہوشنگ کے تصرف مین آیا سکہ و خطبہ
اوسکے نام جاری ہوا اور سلطان ابراہیم شرقی راہ سے لوٹ کر جونپور کو گیا جیسا کہ
تواریخ سلاطین ہند مین یہ ذکر مذکور ہی پھر حضرت شاہ مدار شہر قنوج مین جلوہ افروز ہوئے
سب آدمی خاص اور عام کمال نیازمندی اور اعتقاد سے حاضر ہوئے اور حضرت
مخدوم شیخ اخی جمشید قدوائی خلیفہ حضرت مخدوم جہانیان سید جلال بخاری
کہ جو موضع ادیانگر متصل قنوج کے مقیم تھے کمال اخلاص سے شاہ مدار کے پاس آئے
اور دونون بزرگون مین ملاقات ہوئی لیکن حضرت شاہ مدار اطراف قنوج مین تفحص
اوس جگہ کی کرتے تھے کہ جسکا نشان عالم باطن مین حضرت خواجہ معین الحق والدین چشتی نے

دیا تھا بعد چند روز کے وہ جگہ متبرک نظر آئی کہ جسکا نام مکن پور ہے اب حضرت شاہ مدار
واسطے تعمیر عمارت درویشون کے متوجہ ہوئے پھر وہان سے متوجہ طرف جونپور کے
ہوئے اس عرصے مین قاضی شہاب الدین قدوائی کہ جو قوم بنی اسرائیل سے تھا عالم
شباب مین طالب حق کا ہوکر گھر سے نکل آیا تھا اتفاقاً شاہ مدار سے ملاقات ہوئی وہ
حضرت شاہ مدار کی مرید خاص اور محبوب اور شریک سفر جونپور کے ہوے جبکہ
شاہ مدار قریب شہر لکھنؤ کے پہونچے فرمایا کہ اس شہر سے بوی حسد کی آتی ہے مین
اس شہر مین قیام نکرونگا پس بیرون شہر لکھنؤ کے کسی تکیہ مین اوترے حاجی حرمین
مخدوم شیخ قیام الدین اوس زمانے مین مشائخ شہر سے تھے جبکہ سب اہل شہر
براہ نیازمندی خدمت شاہ مدار مین حاضر ہوئے مخدوم شیخ قیام الدین بھی بمقتضائے
وقت خدمت شاہ مدار مین آئے لیکن چونکہ صفائی باطن کی نہ تھی لہذا شاہ مدار نے
کچھ اونکی تعظیم نکی بعد ایکساعت کے جو نگاہ مخدوم شیخ قیام الدین کے اور حسن و جمال
قاضی شہاب الدین جو مرید شاہ مدار کے تھے پڑی تو دیکھا کہ ایک جوان صاحب جمال
ہمراہ شاہ مدار کے ہے اور پیچھے کھڑا ہوا ادب سے مگس رانی کرتا ہے کہا کہ یہ جوان بھی ظاہرا
بطلب حق انکی خدمت کرتا ہے حضرت شاہ مدار کو یہ کلمہ ناپسند آیا فرمایا جو شخص کہ
فقیر کے آگے آوے موافق اپنی حمیت اور اخلاص کے نتیجہ پاوے کیونکہ اجل کار موقوف
اوپر حمیت اور اخلاص کے ہے ویسا ہر شخص پر ظاہر ہوگا پس شیخ مخدوم قیام الدین نے
صورت مجلس کی بیرنگ دیکھکر متحیر اور پریشان ہوکر رخصت ہوئے اور اپنے
گھر مین آئے اور بعد چند روز کے وفات پائی اور شہر مین مدفون ہوئے بعدہ
حضرت شاہ مدار بعد طے منازل شہر جونپور مین تشریف لائے چونکہ صحبت کالپی میں شیراز

تشریف لائے شاہ مدار کے سلطان ابراہیم شرقی کو خبر پہونچی تھی بمجرد سنتے خبر
تشریف آوری شاہ مدار کے بکمال نیازمندی مع ارکان سلطنت حاضر ہوکر زیارت
سے مشرف ہو شاہ مدار نے اوسکے حال پر توجہ فرمائی بعد ازاں اہل شہر حاضر ہوئے
مگر قاضی شہاب الدین ملک العلما حاضر نہوا اور اخبار ناشایستہ مشہور کیں لیکن سلطان ابراہیم
اصلا متوجہ نہوا اب کثرت ظہور خارق عادات و کرامات شاہ مدار سے کسی منافق
کی پیش نگئی جس شہر اور قصبہ میں شاہ مدار تشریف لے گئے وہانکے علماء ظاہر سے
صحبت برار نہوئی کیونکہ شاہ مدار مستغرق وحدت وجود کے تھے مشرب صلح کل کا نہ
رکھکے کسی پر ملتفت نہوئے مگر انجام کار وہ جماعت خود پشیمان ہوئی صاحب رسالہ
ایمان محمودی تحریر فرماتا ہو کہ سبب مخالفت علماء ظاہر کا یہ تھا کہ حضرت شاہ مدار نے
علم وہبی و معارف یقینی عالم روحانیت میں پیغمبر خدا اور علی مرتضے سے اخذ کیا تھا اور کتب
آسمانی کو حضرت امام مہدی بن امام عسکری سے پڑہا تھا اور اختلاف مذاہب سے گذر کر
مشرب حق کو پہونچا تھا اور یہ علما آپکے آگے مثل طفل مکتب کے اور آپ قدم بقدم آئمہ
اہل بیت کے تھے اور بعضے اطوار شاہ مدار موافق رای و قیاس مجتہدین زمانہ کے
نہ تھے لہذا علماء ظاہر نافہمیدہ طعن کرتے تھے باوجودیکہ یہ مقدمہ اہل بیت سے ہو
اور عہد حضرت پیغمبر خدا میں اصلا اختلاف مذہب کا نہ تھا جیسا کہ پیغمبر نے فرمایا قال
نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْخِلَافَۃُ فِیْہِ مِنْ بَعْدِی ثَلَاثُوْنَ سَنَۃً ثُمَّ مُلْکًا عَضُوْضًا یعنی خلافت
بعد میرے تیس برس تک بعد اوسکے سلاطین باغی ہونگے پس تا مدت بست و نہ سال
و شش ماہ خلفاء راشدین مسند خلافت پر متمکن ہوئے اور شش ماہ اور کہ جو باقی تھے
امام حسن نے حقوق خلافت کو ادا کرکے علیحدہ ہوئے اور حکومت دنیا کو جو کہ اہل

اوسکے رکھتے اوسپر چھوڑا پس بمدت تیس سال مین جیساکہ مذکور ہوا ہر گز اختلاف
مذہب ظاہر نہوا جبکہ ایام خلافت کے تمام ہوئے اور حکومت اہل اسلام بنی اُمیہ کو
پہونچی بعدہ بنی عباس کو تفویض ہوئی علمار کو متابعت اونکی ضرور ہوئی اور بعضے
علمار دین مثل ابوحنیفہ و امام احمد حنبل کہ جنہوں نے متابعت اونکے احکام کی نہ کی قید
او ظلم سے ہلاک ہوئے لہذا ناچار اکثر امور دین مین اختلاف پیدا ہوا اور بعضے مقدمات
موافق رای اور اجتہاد مجتہدین کے قرار پایا پس ہر جگہ اور ہر عہد مین ایک
مذہب جدید پیدا ہوا اور علمار دین نے یہ مقرر کیا کہ جو شخص مذاہب مجتہد سے انکار
کرے یا اوس مذہب کو چھوڑ کر اور مذہب اختیار کرے وہ شخص کافر ہے چنانچہ یہ بات
پیغمبر خدا نے پیشتر علم الٰہی سے دریافت کرکے اپنے اصحاب محرم راز سے فرمایا تھا اوس حدیث کا ترجمہ یہ ہے
کہ امت بعد میرے متفرق ہو جاویگی تہتر فرقہ پر اور بہشتی ہوگا اون گروہون مین سے ایک گروہ اس بہشت سے
ہر ایک گروہ کو یہ گمان کہ فرقہ بہشتی ہم ہین پس بعد عرصہ دراز جمیع علمار ہر مذہب موافق اقوال
مجتہدین کے عمل کرتے تھے اور اوسکے عادی ہوئے بعد سات سو برس کے
حضرت شاہ مدار نے وہ طریقہ کہ جو اصحاب پیغمبر خدا کا تھا اختیار کیا اور نہایت صدق
و راستی سے اوس طریقہ کو ظاہر کیا اور چاہا کہ اہل عالم کو مشرب صراط مستقیم کی ہدایت
کرے اسوجہ سے علمار ظاہر شاہ مدار سے مرتد ہوئے اور حضرت شاہ مدار کو متہم
بالحاد کرتے تھے اور بعضے رافضی کہتے تھے اور بعضے مہدیت اور کفر کی طرف نسبت
کرتے تھے علے ہذا القیاس ہر شخص موافق استعداد اپنی کے نسبت شاہ مدار کے
تہمت کرتا تھا آخر کار شرمندہ ہوتا تھا ایسا ہی وقت ظہور امام محمد مہدی کے
بھی علمار ہر مذہب امام برحق سے مخالفت کرینگے چنانچہ حضرت شیخ محی الدین ابن

عربی کتاب فتوحات مکی مین لکھتا ہی کہ بعد خروج امام مہدی بن عسکری کے
ایک دین ظاہر ہوگا اور کوئی دین باقی نرہیگا مگر دین خاص اور شیخ محی الدین نے
اسمین بہت کچھ ذکر کیا ہی مگر مین نے مختصر لکھا ہی اور صاحب ترجمہ العوارف نے فصل اول
مین ایسا لکھا ہی کہ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ایک طریقہ تھا جبکہ پیغمبر نے
انتقال فرمایا تو دل لوگون کے بدل گئے اور اختلاف ہوا اور ہر روز اختلاف بڑھتا
گیا اور آج تک اختلاف ہی پس چاہیے کہ جو طالب عقیدہ درست کا ہو وہ اصحاب رسول
کا اقتدا کرے اور یہی طریقہ صوفیونکا ہی اور یہی فرقہ ناجیہ ہی پس حضرت مدار وہان
تشریف رکھتے تھے کہ حضرت شیخ حسین مرید خاص مخدوم شیخ شرف الدین محی منیری بھی
بہار سے جونپور مین پونچے اور سبب انکے آنے کا یہ ہوا کہ وہ کتاب عوارف کو پیش حضرت
شیخ شرف الدین کے پڑھتے تھے نصف کتاب پڑھی تھی کہ شیخ شرف الدین نے انتقال
کیا شیخ حسین نہایت متردد ہوا کہ اس کتاب کو مین نے ہنوز تمام نہ کیا کہ شیخ نے انتقال
کیا شیخ شرف الدین نے اوسی حال مین شیخ حسین کو جواب دیا کہ مت تشویش کر کہ بعد
چند روز کے شیخ بدیع الدین ملقب بہ شاہ مدار شہر جونپور مین تشریف لاوینگے اب
تجکو مناسب ہی کہ تو اونکی خدمت مین جا کر بقیہ کتاب عوارف کو اون سے حاصل
کر تا کہ تجکو بہت سی برکت حاصل ہو بہر حال جب کہ شیخ حسین خدمت شاہ مدار مین حاضر
ہوا اوسوقت حضرت نے کمال مہربانی سے سنہ سے برقہ اوڑھا دیا جب کہ شیخ حسین نے
جمال ولایت شاہ مدار کو دیکھا ہو کیا بے اختیار ہو کر زمین پر گر پڑا اور یہ شعر پڑھا ÷
کہ میگویند حق بصورت نہ بیند ÷ من اینک دیدہ ام ذات مصور ÷ پس حضرت شاہ مدار
نے خوش ہو کر اوسکا نقب ہمشیر توجہ رکھا اور قبل اوسکے حضرت شرف الدین

مکی انیزی نے اوسکا لقب توشہ توحید رکھا تھا پس اوسنے تصنیف کتاب عوارف کو حضرت
شاہ مدار سے پڑھا اور مقصد ازلی اور ابدی کو حاصل کیا علماء جونپور کشف وکرامات حضرت
شاہ مدار کو دیکھکر متحیر ہوئے اور حضرت میر سید حمید رجہان کہ جو سید عالی نسب اور جامع
علوم اور مفتی عہد سلطان ابراہیم شرقی کے تھے کشف وکرامات شاہ مدار کو دیکھکر بصدق
دل مرید ہوئے اور جو کہ اونکے تابع تھے وہ بھی معتقد ہوئے لہذا قاضی شہاب الدین ملک العلما
نے مضطرب ہوکر چاہا کہ شاہ مدار سے کچھ راہ ورسم گفتگو کی پیدا کرے پس دو سوال لکھکر خدمت
شاہ مدار مین گزرانے اول سوال یہ ہی کہ ہمنے سنا ہی تمکو بلاواسطہ سعادت ملازمت پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل ہوئی یہ امر نہایت تعجب کا ہی دوسرا سوال یہ ہی العلماء ورثۃ الانبیا
آیا یہی علم ہی کہ جو ہمنے حاصل کیا ہی یا وہ علم اور ہی حضرت شاہ مدار نے بجواب اوسکے لکھا۔ برادرم
قاضی شہاب الدین بداند کہ خط اوس اولاد سید المرسلین کا پونہچا کہ تم نے لکھا تھا کہ تمکو پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بلاواسطہ حضوری حاصل ہوئی اور یہ معمہ معلوم نہین ہوتا ہی کہ
کیونکر ہوا اور دوسرا سوال یہ تھا العلماء ورثۃ الانبیا آیا یہی علم ہی کہ جو ہمنے حاصل کیا ہی یا وہ
علم دوسرا ہی ان دونون مسائل کا جواب حل کرکے ارقام فرمائے۔ ای برادر عوام پر
اسرار خاص الٰہی منکشف ہونا بہت مشکل ہی معلوم ہوا کہ گوشہ نشینان خانقاہ عدم مین وہ
فرد ہین اور وہ مرکب نفخت فیہ من روحی پر سوار ہین اور بندون کو اوس اسرار سے واقفیت
نہین اونکو قرب حاصل ہی اور وہ حدوث سے دور ہین جبرئیل کو رکاب داری مین بار نہین
قبول کرتے اور میکائیل کو غاشیہ برداری مین منظور نہین کرتے وہ دونون عالم سے
علیحدہ وارستہ ایک قدم سے دونو عالم سے وہ صحرای الوہیت مین عالم امکان مین کہ
جو یا محدود ہی وہان خوش رفتاری کرتے ہین اور عالم محویت مین مستغرق ہین اور نام

نشان اونکا سب خلق سے علیحدہ ہی اور جو کہ خدا کی بندگی اس قوم عظیم الشان کو لوگون کی نگاہ سے
پوشیدہ ہی مگر جسکو خدا چاہتا ہی اوسکو کنجیان آسمان اور زمین کی سپرد کرتا ہی خیر کو
دروازہ بند ہی اوسکو کھولتا ہی اور بامر خدا مامور ہی اور حق تعالے غالب ہے
سب کامون پر اور تمنے اس حکایت کو سنا ہوگا کہ اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب
کرم اللہ وجہہ نے دو سو برس کچھ کم و زیادہ قبل پیدایش اپنی کے بامر خدا ایک
بدن مثالی کو قبول کیا اور سلمان فارسی کو شیر سے بچایا تھا پس ارواح مقربان
درگاہ آلہی کو قبل پیدایش اور بعد پیدایش حیات و مرگ مین یکسان تصرف حاصل
ہی گاہے لباس عنصری کو پہنتے ہین اور کبھی جود مثالی کو قبول کرتے ہین چنانچہ
بعضے اوس گروہ سے مقام مناجات حضرت موسیٰ علیہ السلام مین حاضر تھے اور جو کہ
خدا نے نوّے ہزار کلام مقام قرب قاب قوسین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
فرمایا تھا سنتے تھی اور رفیق دل اور اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
مصافحہ رکھتے تھے اور حیات ممات مین ہمراہ اونکے تھے اور اب بھی ہین او حقیقت
کل کو دریافت کیا ہی جیسا کہ آپ نے دریافت کیا ہی اور جو کہ مطلب ورثۃ الانبیا کا پوچھتا ہی
تجھے سنا ہوگا کہ جو کہ مقبولان درگاہ خدا ہین اونکو قبل پیدایش کے آواز آتی ہی
اور اوس آواز مین کوئی صوت نہین ہی اب تک فراموش نہین اور وہی حالت اونمین
اب تک اثر کرتی ہی اور انکے مقام مین نہ ماضی ہی نہ مستقبل جو کچھ کہ کتاب ازل مین
پڑھا ہی اوس سے واقف ہین اور یہی علم میراث انبیا ہی اور اونکو معرفت آلہی
حاصل ہی اور سب مخلوقات سے یہ علم پوشیدہ ہی اور جو کچھ کہ لوح محفوظ مین لکھا ہی
اوسکو دیکھتے ہین اور اوس سے واقف ہین اور ازل سے ابد تک سب کے حالات

سے آگاہ ہین اور اہل دوزخ اور بہشت کی کیفیت سے آگاہ ہین اور اب آدمی
و رشد راہنما کے پہونچتی ہین اور تھوڑے سے علم مین مغرور ہین اور اندک زہد مین مسرور ہین
اونکو کیا کہنا چاہیے کسواسطے کہ معنی اس علم کے دراز ہین اور اس مکتوب مین گنجایش
تحریر کی نہین ہی کیونکہ علماء ظاہری طاقت سماعت کیفیت حقائق کی نہین رکھتے
ہین کیونکہ کم و بیش کرکے حقیقت اس امر سے راہ شریعت کو مغلوب کیا ہی اور
بعضے اولیا جو کہ اس راہ پر چلے ہین اس مطلب کو نہین پونہچے ہین اور علم چند قسم
کا ہی اس نامہ مین بیان گنجایش کی نہین رکھتا ہی اور مقصد جملہ علم سے معرفت
خدا ہی اور جو کہ بعضے علماء ظاہر نے سمجھا ہی کہ وہ علم بے دست گیری پیر اور بے صفائی
باطن کے حاصل نہین ہوتا ہی استعداد و سلوک صوفیہ اہل صفا کی نہین رکھتے
ہین ناچار تحصیل علم ظاہر مین مشغول ہوے جو علم کہ تمنے حاصل کیا ہی وہ کسب سے
حاصل ہوا ہی اور وہ علم انبیا کا بے رنج اور محنت سے ہی ہر چند نظر اہل عالم مین ایک
رنج ہی اور جنکو وہ مقام حاصل ہی عرش سے فرش تک واقف ہی اور صلب پدر اور
رحم مادر سے میراث پائی ہی اور علّم آدم الاسماء کلہم ثم عرضہم علی الملائکۃ فقال انبئونی
باسماء ہولاء ان کنتم صادقین یہ لوگ ہین اور قبل محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے ایک گروہ فقیرون کا تھا کہ اونکو اصحاب صوفیہ کہتے ہین جب کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے نزدیک خدا کے گروہ مسکینون کا مرتبہ دیکھا تو حق تعالی سے
دعا کی اللھم احینی مسکینا و امتنی مسکینا و احشرنی فی زمرۃ المساکین فہم منی نعم والسلام
جبکہ یہ خط قاضی شہاب الدین کے پاس پونہچا تو وہ اوسکی مضامین سے نہایت
حیران اور ہراسیمہ ہوا اور جو کہ اوسکو غرور تھا وہ جاتا رہا اب چاہا کہ حضرت

شاہ مدار کو بطریق ضیافت سے اپنے گھر مین بلاکر ملاقات کرے اور جوکہ اوسکو وہم تھا اوسکو دور
کرے حضرت شاہ مدار نے کشف عالم صوری و معنوی سے دریافت کیا کہ قاضی شہاب الدین
کو اعتقاد صحیح نہیں ہے لہذا شاہ مدار نے ملاقات سے اغماض کیا اور یہ بیت اوسکے جواب
مین لکھی بیت پر تو خورشید عشق بر ہمہ تابد و لے + سنگ یک نوع ہست تا ہمہ گوہر شود
جب کہ قاضی شہاب الدین نے دیکھا کہ حضرت شاہ مدار ملاقات نکرینگے تو وہ مضطرب
ہوا اور سید اشرف جہانگیر سمنانی کے پاس حاضر ہوا اور اس کیفیت کو عرض کیا اشرف
جہانگیر نے جب کہ کشف و کرامات شاہ مدار سے اوسکو آگاہ کیا تب اوسکی دلجمعی ہوئی
اور از راہ مہربانی کے فرمایا کہ تم بصد ہزار عقیدت و نیازمندی خدمت حضرت شاہ مدار
مین حاضر ہو کر عذر تقصیرات کا کرو اور جب کہ شاہ مدار کو معلوم ہوگا کہ تو درویش اشرف
سمنانی کے پاس سے آیا ہے تو وہ کمال مہربانی سے پیش آویگا پس قاضی شہاب الدین نے
ظاہر و باطن کو درست کر کے کمال عقیدت و نیازمندی سے خدمت حضرت شاہ مدار
مین حاضر ہوا اور عذر تقصیرات گذشتہ کا کیا چونکہ طبیعت شاہ مدار مین ایک شفقت و مہربانی
تھی لہذا کمال شفقت سے پیش آیا اور قاضی شہاب الدین کو خوش کیا اوس روز سے
قاضی شہاب الدین زمرۂ معتقدین و مخلصین مین داخل ہوکر سعادتمندی دوجہانی
کو حاصل کیا پس سب اہل شہر اور دیار جونپوری ایکبارگی معتقد حضرت شاہ مدار کے
ہوئے جبکہ کثرت خلق کی ہوئی تو آپکو نفرت ہوئی اکثر اوقات گوشہ نشینی مین بسر کرتے
ناچار جونپور سے نکل کر طرف مقام مکن پور کے قصد معاودت فرمایا سلطان ابراہیم شرقی
و میر سید صدر جہان اور قاضی شہاب الدین ملک العلما و جمیع اہل شہر بکمال نیازمندی
سے خدمت حضرت مین حاضر ہوئے اور درخواست اقامت کی کی کہ حضرت شاہ مدار نے

فرمایا کہ تمھاری شفقت سے یہی امید ہے اور تم داخل خیر و حسنات ہوے اب تم مجکو معاف
رکھو ہر سبب ہوگی اور سب لوگ ہمراہ سلطان ابراہیم کے رخصت ہوا اور شاہ مدار روانہ لکھن پور
ہوئے جب کہ قریب شہر لکھنؤ کے پہونچے شہر میں آئے جو ٹیلا کہ کنارے گومتی کے واقع ہے
وہاں اوترے اہل شہر حاضر ہوئے بعدازان ایک پیرزن نے اپنے پسر مریض کو خدمت شاہ مدار
میں لائی اور کمال عجز سے درخواست دعا کی شاہ مدار نے فرمایا کہ یہ شہر حوالہ شیخ مینا کا ہے اس
لڑکے کو پاس شاہ مینا کے لیجا اونکی دعا سے یہ لڑکا صحت پاویگا وہ عورت نہیں جانتی تھی کہ شیخ مینا کون
ہے اور کہاں رہتا ہے کیونکہ اون ایام میں حضرت شیخ مخدوم مینا خرد سال تھے اور ہمراہ
پدر بزرگوار دبگشتی قبر مخدوم شیخ قیام الدین کی کرتے تھے اور کوئی شخص شاہ مینا کے
کمال سے مطلع نتھا بہرحال جو وقت روانگی جونپور بصحبت حضرت شاہ مدار و مخدوم شیخ قیام الدین
بسبب قاضی شہاب الدین قدوائی کے اتفاقاً ہوئی تھی جیسا کہ سابق میں مذکور ہوا حضرت شاہ مدار
نے چاہا کہ بکمال کرم بخشی تلافی امر بوسیلہ قاضی شہاب الدین قدوائی کی کرے اور شیخ محمد مینا
کے حق میں نوازش فرمائی پس اونکو مفاخرت صوری و معنوی بخشش کی بجائے مخدوم
شیخ قیام الدین کے مقرر فرمائی تب قاضی شہاب الدین کو بلا کر اپنی خاص جانماز کو حوالہ فرمایا کہ
اسکو فلانے محلہ میں لیجا کہ شیخ محمد مینائی ہنوز اپنے تئین نہیں پہچانا ہے اور لڑکون کے
ساتھ کھیلتا ہے ہماری طرف سے اوسکو دعا کہنا اور یہ جانماز اوسکو دینا اور کہنا کہ خدا نے
خدمت شہر لکھنؤ کی تیرے حوالہ کی ہے اس طفل مریض کے حق میں دعا کر کہ اسکی شفا تیری
دعا پر موقوف ہے قاضی شہاب الدین نے اوس جانماز کو خدمت شاہ محمد مینا میں پہونچایا
شیخ محمد مینا نہایت خوش ہوئے اور بکمال نیازمندی اور عجز سے خدمت قاضی شہاب الدین
میں اظہار کیا اور خدا کا شکر کیا اور اوس جانماز کو بچھایا اور دعا کی کہ الٰہی برکت اس جانماز سے

اس لڑکے کو شفا ہوا اوسی وقت وہ لڑکا اچھا ہو گیا اوس روز سے بتوجہ حضرت شاہ مدار
شہرت کمالات شاہ مینا تمام ہندوستان مین مشہور ہوئے بعد چندے حضرت
سیر کنان مقام متبرک مکن پور مین تشریف لائے اور تلقین او رتعلیم طالبان اور مریدان صادق الاعتقاد
کے مشغول ہوئے اور گم گشتگان بادیہ ضلالت کو ہدایت بخشی اور انکے کمالات کی شہرت
مشرق سے مغرب تک پونہچی اور ہر طرف سے خلقت جمع ہوئی اور مکن پور کو قبلہ حاجات
نیاز مندان حق پرست کا ہوا اتفاق سے اوس زمانے مین قاضی مظہر کہ جو عالم زمانہ تھا
سو طالب علم ہمراہ لیکر خدمت مین حاضر ہوا اور حضرت شاہ مدار نے قبل اوسکے آنے سے
اپنے مریدون مثل شاہ اللہ داد و سید جمال الدین مشہور سید جمن میر سید احمد بادپا و قاضی شہاب الدین
قدوائی کہ جو دریاے توحید مین مستغرق تھے منع فرمایا کہ قاضی مظہر واسطے امتحان اور مباحثے
کے آتا ہے کوئی اوسکی گفتگو سے معترض نہو مین کسی طرح سے اوسکو راہ راست پر لاؤنگا بہر حال
قاضی مظہر مع شاگردان خود بکمال غرور علم حاضر ہوا اور چونکہ طریقہ اعتقاد ارباب تصوف کا
اس مسئلہ مین معترض ہی خلاف اوسکے گفتگو کی حضرت شاہ مدار نے کمال بردباری سے
دلیل علمی کی سات روز تک اسی طریق سے بحث ہوئی جب کہ نہایت مرتبہ توحید مین
پونہچے اوسوقت شاہ مدار کو ایک حال ظاہر ہوا اور برقعہ منہ سے اوٹھایا اور بزبان وحدت
بیان کیا کہ ای طفل مکتب نگاہ کر کہ خدا میرا واحد ہے اور سب اشیا پر محیط ہے بمجرد فرمانے
اس کلمہ کے قاضی مظہر مغلوب ہوا اور اوسکا بدن کانپنے لگا اور بے اختیار سجدہ کیا اور دریاے
وحدت مین ایسا غوطہ مارا کہ تین روز تک بیہوش رہا اور شاگرد بھی بیہوش پڑے رہے بعد
تین روز کے شاہ مدار نے اللہ داد اپنے مرید سے فرمایا کہ جو پانی ہمارے وضو سے باقی ہے قاضی مظہر اور اوسکے
شاگردون پر چھڑکو جبکہ وہ ہوش مین آئین ہمارے پاس لاؤ شاہ اللہ داد نے ایسا ہی کیا بعدہ

ہوش مین آئے تب وسکو شاہ مدار کی خدمت مین حاضر کیا پھر حضرت شاہ مدار سے
ببرکت خاطر انور سے برقعہ اوٹھایا قاضی مظہر نے مع شاگردان خود بصد عجز توبہ کیا اور انکا
مرید ہوا پس سید جمال الدین اور سید احمد بادپا کو حکم ہوا کہ قاضی مظہر کو مع اوسکے شاگرد
چند روز تک اپنی صحبت مین رکھو کہ صلاح اس گروہ کی بھی یہی ہے پھر مین اسکو شغل طریق مین
مشغول کرونگا الغرض بعد مدت قاضی مظہر کو بطرز صوفیہ اہل صفا مشغول کیا اور مرتبہ
بلند اور تکمیل پر پونہچایا ایسا کہ وہ خود صاحب ارشاد ہوا اور ایک عالم کو ہدایت کی اور بعد
عقیدت قاضی مظہر اکثر علما و دیگر خلائق بے شمار دائرہ عقیدت مین آئی اور ہر شخص نے
موافق اپنی استعداد کے ایک ذوق حاصل کیا ایک روز کئی ہزار آدمی نواح مکن پور اور قنوج
سے خدمت حضرت شاہ مدار مین حاضر ہوے اور کمال عجز سے عرض کیا کہ ہمارے دیہات
و قریات مین وبا نازل ہوئی ہے اور کئی ہزار آدمی فوت ہوئے اور برابر مرتے ہین آپ
یہان کے صاحب ولایت ہین ہمارے حال پر توجہ فرما کر واسطے دفع اس بلا کے دعا فرمایئے
حضرت شاہ مدار نے بعد توقف قاضی شہاب الدین قدوائی سے فرمایا قاضی شہاب الدین
بیرون شہر تین شبانہ روز تک مشغول دعا رہا بعد تین روز کے گرد و غبار عظیم پیدا ہوا تمام
عالم تاریک ہو گیا اور درمیان اوس گرد و غبار کے ایک شعلہ آتش نمود ہوا اور مانند
برق کے چمک کر قاضی شہاب الدین کے منہ کے سامنے آ کر پونہچا قاضی شہاب الدین کہ خود
مین شہاب تھا منہ کو کھولکر اوس شعلہ کو نگل گیا اور جو کہ گرد و غبار تھا وہ از خود ناپیدا
ہوا اور آپ قاضی شہاب الدین وہان سے برخاست کر کے اپنے مقام پر آئے لیکن اوسکے شکم مین درد
اور پیچش شروع ہوئی خادمون نے اس کیفیت کو حضرت شاہ مدار سے عرض کیا حضرت
خود تشریف لائے اور قاضی شہاب الدین کے شکم پر اپنا ہاتھ ملا اور فرمایا شہاب شاید

شیخ قطب الدین کو لکھا کہ فی الحقیقت وہ دیوانہ تھا الحمد للہ کہ خدا نے مجھکو صحت بخشی اور خلق
خدا کو اوس بلا سے نجات دی اب دیکھو اور کچھ تناول کرو پس اوس وقت سے ...
وشہاب فقر دائی کو ہار دلقب ہوا اور شہرت اوسکے کمالات کی تمام ہندوستان
مین ہوئی ایک روز سب مرید خدمت حضرت شاہ مدار مین حاضر تھے اور آپس مین یہ عہد پیمان
کیا کہ جو شخص طرف حجرہ حضرت شاہ مدار کے اپنے پیر دراز کرے ایک اشرفی جرمانہ
دیوے جب کہ قاضی شہاب الدین نے اپنے پیر کو طرف حجرہ کے دراز کیا سب مریدون
نے اونکو پکڑا کہ ایک اشرفی جرمانہ دیوے آپسمین یہہ بحث ہو رہی تھی کہ حضرت شاہ مدار
حجرہ سے برآمد ہوئے اور فرمایا کہ یہ کیا بحث ہے مریدون نے حقیقت حال کو عرض کیا
حضرت نے کمال مہربانی اور جوہر شناسی سے فرمایا کہ چھوڑ دو سر اور پیر شہاب
کا برابر ہے یہ دریائے توحید مین مستغرق ہوا ہے سر اور پیر مین فرق نہین ہے فقط اس عرصے
مین اکثر عرائض سلطان ابراہیم شرقی اور جمیع امرا اکابر شہر جونپور مع تحائف و ہدایا
مشعر اشتیاق قدمبوسی کے گزرین حضرت نے وعدہ شہر جونپور کا کیا اور روانہ ہوئے جب کہ
قریب شہر لکھنؤ کے پہونچے مخدوم شیخ محمد مینا نے کئی کوس تک استقبال کیا اور کمال
اخلاص سے انکو شہر لکھنؤ مین لے گئے اور اپنی نیازمندی اور اخلاص کو ظاہر کیا شاہ مدار نے
نہایت رضامند ہو کر فرمایا کہ شیخ محمد مینا استحقاق اس امر کا رکھتا ہے کہ وہ صاحب ولایت
کیا جاوے اوس روز سے مخدوم شاہ مینا صاحب ولایت لکھنؤ کے مشہور ہوگئے اب شاہ مدار
واسطے ارشاد اور ہدایت قاضی محمود کے متوجہ طرف کنتور کے ہوئے حقیقت قاضی محمود
کنتوری کی یہ ہے کہ قاضی محمود عثمانی پدر عالیقدر قاضی محمود کا بزرگان کنتور سے ہے جبکہ وہ
تحصیل علوم ظاہری سے فارغ ہوا تب واسطے دریافت ارادت عقیدت کے خدمت ...

مخدوم شیخ ابوالفتح چشتی کے شہر جونپور میں گیا اور مرید ہوا اوس وقت قاضی محمود کی
عمر دو برس کی تھی اور ہمراہ اپنے باپ کے تھے دوسرے روز قاضی حمید نے قاضی محمود کو
ابوالفتح کی خدمت میں حاضر کیا کہ بندہ زادہ بھی خواہش ارادت کی رکھتا ہے مخدوم شیخ
ابوالفتح نے بعد توقف ایکساعت کے فرمایا کہ اس لڑکے کی تقدیر میں جگہ ارادت کی دوسری
ہے بعد چند مدت کے حضرت شیخ بدیع الدین نامی عارف کامل جانب بلاد سے تشریف لاوینگے اور
تمہارے بیٹے کو مرید کرینگا اور وہ بمرتبہ ارشاد کے پونہچے گا اور ایسا تربیت کرینگا کہ تمہارا
تمام خاندان سبب کمالات اس لڑکے کے سے روشن ہوگا پس اوس روز سے قاضی حمید اوسکی
تربیت میں مشغول ہوا اور قاضی محمود نے اپنے پسر کو تمام علوم عقلی و نقلی کو تعلیم کیا بعد چند
عرصے کے حضرت حمید عثمانی نے انتقال کیا قاضی محمود بجای پدر کے سجادہ نشین ہوئے
اور درس علوم میں مشغول اور قریب دو سو طالب علم کے اوسکی درس مجلس میں استفادہ
پاتے تھے اس عرصے میں حضرت شاہ مدار قصبہ کنتور میں تشریف لائے اور جامع مسجد
میں قیام فرمایا حضرت شاہ مدار کا طریق یہ تھا کہ اگر پیش نماز متقی اور صاحب دل نہوا تو
نہایت احتیاط سے نماز فرض کو تنہا ادا کرتے تھے جب کہ شاہ مدار نماز عصر کو ادا کرتے
تھے اور قاضی بھی مع شاگردان خود مسجد میں آیا نہایت متغیر ہوا بہرنوع نماز عصر کو
مع شاگردان خود بجماعت ادا کیا بعدہ شاہ مدار کی خدمت میں آکر مباحثہ علمی کیا جبکہ
مباحثہ زیادہ تر ہوا شاہ مدار نے برقع چہرۂ انوار سے اوٹھاکر بلسان وحدت بیان
فرمایا کہ ای قاضی تمنے قرآن مجید کو نہیں پڑھا ہی کہ اسقدر شور و غل کرتا ہی قاضی محمود
نے کہا کہ میں قرآن مجید سے بحث کرتا ہوں فرمایا کہ قرآن کو لاؤ جبکہ قرآن کو لایا
الحمد سے ایک حرف نہ دیکھا تمام ورق سفید نظر آئے قاضی محمود نے نہایت تحیر

ہوکر یہ کہا کہ آپ کا کیا نام ہی فرمایا بدیع الدین اوسوقت قاضی کو وصیت مخدوم
شیخ العباس جونپوری یاد آئی اور خواب غفلت سے بیدار ہوکر بے اختیار [illegible]
قدم پر گرا اور عرض کیا کہ مین آپکا مرید ہونگا فرمایا تا وقتیکہ اس علم کو فراموش نکرے
مین تجکو ہرگز اپنا مرید نکرونگا قاضی حیران اور پریشان ہوا کہ علم کو کیونکر فراموش کرون
جبکہ قاضی نے نہایت عجز اور نیازمندی ظاہر کی شاہ مدار نے مہربان ہوکر اندک لعاب
دہن مبارک سے زبان قاضی مین ڈالدیا اور تمام علوم کہ حجاب راہ ہوے تھے ایکساعت مین
فراموش کیا پس بعد تین روز کے شاہ مدار نے اوسکو اپنا مرید کیا اور شغل باطن کی
ہدایت کی خدا نے بجای اوس علم کے کہ حجاب معلوم ہوا تھا اوسکو علم لدنی عطا فرمایا
پھر شاہ مدار متوجہ طرف جونپور کے ہوے اور قاضی محمود بھی اوس سفر مین ہمراہ ہوا کبھی قاضی
کو ایسی حرارت شوق عشق کی پیدا ہوتی تھی کہ قریب تھا جل جاتا یہانتک کہ اوپر
چند مشک پانی کی چھڑکی جاتی تھین لیکن حرارت کم نہین ہوتی تھی آخرکار بعد از ریاضات
و مجاہدات کے تسکین ہوتی تھی اور شاہ مدار اوسکی بہت نازبرداری کرتے تھے اور
فرماتے تھے کہ ہندوستان مین میرا آنا محض واسطے ارشاد اس مرد عالیقدر کے ہوا ہے بہر حال
جبکہ حضرت شاہ مدار قریب جونپور کے پہونچے سلطان ابراہیم شرقی اور میر سید صدر جہان
اور قاضی شہاب الدین ملک العلما مع جماعت کثیر اہل شہر واسطے استقبال شاہ مدار کے
آئے اور آداب خدمت کما حقہ بجا لا کے باعزاز تمام حضرت کو شہر مین لائے چند سال شاہ مدار نے
بسبب راسخیت اعتقاد اوس جماعت کیواسطے تکمیل بعضے مریدان جونپور کے توقف فرمایا
اور ایک عالم اونکے فیض ارشاد سے کامیاب ہوا اسکے بعد حضرت [illegible] مکن پور تشریف
لائے اسقدر اژدحام خلق او کثرت مریدون کی ہوئی کہ جسکا شمار نہو سکا آدمی [illegible]

اور حجرے کے طواف کرتے تھے اور حضرت شغل باطنی سے کم حجرے سے نکلتے تھے اور تمام
مسیت حضرت شاہ مدار کی یہ تھی کہ پھر دن چڑھے حجرے سے نکلکر واسطے دلداری اور تعلیم
ارباب محبت اور اہل حاجت کے دروازے حجرے پر بیٹھتے تھے اور تعلیم فرماتے تھے اور وقت
زوال کے پھر دروازہ حجرے کا بند کرکے خلوت مین مشغول ہوتے تھے اور بعد نماز عصر کے
پھر باہر آکر مریدون کو فائدہ بخشتے تھے اور بعد نماز مغرب اور عشا کے پھر باہر آتے تھے اور
جس جگہ تشریف رکھتے تھے وہان ایسا ہی رسم معمول حضرت کا تھا اور مشرب ولیہ مداریہ مین
اکثر اوقات اشتغال استغراق باطنی مین مصروف رہتے ہین لہذا عبادت وظائف مختصر پر اکتفا کرتے تھے چنانچہ
نماز پنجگانہ فرض اور سنت موکدہ کو ادا کرتے تھے اور نماز نوافل مین فقط نماز تہجد کی تنہا پڑھتے
تھے اور بعد ادا ے نماز تہجد کے ایک ہزار دو سو بار اسم اعظم مجرب التاثیر یا بدیع العجائب بالخیر یا بدیع
پڑھتے تھے تو یہ اسم اعظم عمل حضرت شاہ مدار کا ہی جو کہ بعد تربیت اور شرائط اجازت پیر کامل
سے چند چلے عمل کرے حقیقت علم ریمیا وہیمیا وسیمیا وکیمیا اوس پر منکشف ہون اور بعد نماز
فجر نود و نہ نام الہی تمام ایکبار پڑھ کے متصل اوسکے دوازدہ ۱۲ بار دعای تسبیح پڑھتے
اور قاضی محمود کنتوری نے فرمایا کہ ہندوستان مین اس دعا کو صحیح کم کوئی جانتا ہی اور مین
تمکو اجازت دیتا ہون اور یہ دعا فاتحہ کتاب انجیل اور تورات اصلی کی تھی اور اس سلسلہ
مین اکثر معمول ہی کہ بعد ادای نماز ظہر کے ایکتالیس ۴۱ اسمای اعظم کو ۳ مرتبہ پڑھتے ہین اور بعضے
مریدون کو طریق دعوت اسمای اعظم کی بھی فرماتی تھی اور بعد نماز عصر سورہ فاتحہ یا بسم اللہ سات
بار اور بعد نماز مغرب کے دعای عظیمہ وکبیرہ تین ۳ بار اور دعائی کبیرہ صحیفہ آدم مین مندرج
ہی اور رہ مقدمے مین اسکی تاثیر اور خواص بہت ہی اور بعد نماز عشا کے یکبار ختم
مجرب التاثیر دعای سیفی کی کرتے تھے اور دعای سیفی شاہ مدار کو عالم روحانی

ہین بلا واسطہ حضرت مرتضےٰ علی کرم اللہ وجہہ سے پونہچا تھا لہذا اس سلسلے مین
اکثر معمول انکا ہی کہ مریدان بندی کو ذکر جہر اور ذکر خفی کی ترغیب فرماتے تھے اور
اذکار مذکورہ مین کلمۂ اثبات کے تلقین کرتے تھے یعنی لا اللہ و بنصوص لا موجود الا اللہ اور ذکر ارہ کیا دو
ہوتی ذی حکمتے ہین لب بستہ باواز بلند ہا و ہو کرتے ہین یہانتک کہ آواز ہویت دل مین دور
اور دل صنوبر اور دل نیلوفر قرار پکڑتا ہی اور شغل خفی مدار بزرگان اس سلسلہ کا
اسم ذات پر ہی یعنی اللہ نہایت کارتہا حبس دم مین بہ تصور مقام محمود اوسکا بارادہ قلب
ہیت اللہ ہوا بس فائدہ مطلق پونہچا اور استغراق آواز ہویت مین اس سلسلہ مین نہایت معتبر اور مفید
ہی کیا عبادت مین اور کیا وظیفہ مین اور کیا ذکر مین اور کیا اشغال مین ایک دم بی نفوذ
آواز ہویت کی نہین ... سے جیسا واہونا الحق کہ بی نفوذ اکثر سلسلہ مین معتبر اور کارگر ہی تعلیق عمل سے
ہی الغرض ترتیب شرائط اور عمل اور وظیفہ مذکور اور طریقہ کتب اذکار اور اشغال مسطورہ
اس نیازمند کاتب حروف شیخ عبدالرحمن احسینی کو بحسب ظاہر خدمت حضرت
شیخ عبدالرحمن قدوائی سے پونہچا ہی اور آپکو شیخ ابوالفتح قدوائی سے اور
اونکو حضرت شاہ عالم مداری اور اونکو شاہ ابو سعید مداری اور اونکو حضرت شاہ طہر مداری
اور اونکو حضرت شاہ منیر مدار اور اونکو حضرت قاضی محمود کنتوری اور اونکو حضرت شاہ
بدیع الدین ملقب بہ شاہ مدار قدس سرہ سے پونہچا ہی اور بحسب باطن اس فقیر کاتب
حروف کو روحانیت پاک حضرت شاہ قطب مدار قدس سرہ سے بے واسطہ پونہچا ہی
اور حسب استعداد خود پیش از تصنیف اس رسالہ کے اوراد حسینی مین با ترتیب و
شرائط اس فقیر نے لکھا تھا لہذا اس محل مین مکرر لکھنا مناسب نہ جانا جو کہ طالب اس
عمل کا ہو اوراد حسینی مین دیکھکر باجازت مرشد کامل کے عمل کرے اور بعض علوم ظاہر

پھر اضطراب کیا ہی خاطر جمع رکھو اور اپنے کام مین مشغول رہو اور مجکو مبر گذ بعد
دفن کرو بعد وصیت پھر یہ فرمایا کہ تمکو معلوم ہی کہ اس زمانے مین سو سال
سے کوئی زیادہ زندہ نہین رہتا اور مین فضل خدا سے سوا سو برس زندہ رہا
منجملہ اوسکے قریب پینتیس ۳۵ سال کے ولایت شام مین وطن آباو اجداد خود اپنے ہی
دہارون علیہ السلام کے بسر کیا اور قریب چالیس ۴۰ سال کے مکا اور مدینہ اور
نجف مین بسر کرکے ہر قسم کے علوم حاصل کیئے اور سیر سلوک کی کی اور قریب پنچاس
سال کے ہے کہ ملک ہندوستا مین تمھاری صحبت اور رفاقت مین موجود ہون
اس مدت دراز مین خدا نے مجکو بیماری اور ضعف پیری اور حادثات زمانہ
سے محفوظ رکھا لیکن شکر نعمت خدا کا تمپر واجب ہی بجالاؤ اور مجکو بطور خود خدا کو
سونپو پس ان کلمات سے سب خاموش ہوئے اور معترف اپنے قصور فہم کے
ہوئے بعد ازان ایک شخص عزیز نے عرض کیا کہ بعضے یارون سے سنا ہی کہ آپکو علم نقل
ارواح معلوم ہی فرمایا سچ ہی مین اوس علم کو جانتا ہون مگر مین نے اوس پر عمل نہین کیا
اسواسطے کہ خدا نے موافق استعداد ہر روح کے ایک وجود موافق روح کے عطا فرمایا ہے
پس خدا نے یہ نعمت موافق روح کے مجکو عطا فرمای اور مدت چہل یا پنجاہ سال سے
اس وجود مین کسب کمالات صوری و معنوی کا کرکے اوسکو آراستہ کیا تھا اور وہ
وجود محل تجلیات انوار جلال اور جمال خدا کا ہوا اور واسطے طمع اوس وجود کامل کو
چھوڑ کر ایک وجود ناقص کو حاصل کرون بعضے آدمیونکو ہمنے دیکھا ہی کہ عمل نقل ارواح
کی کرتے ہین اور قید وجود ناقص مین پڑ کر افسوس کرتے ہین اور اپنے سر پر خاک
اڑاتے ہین چاہیئے کہ کوئی عاقل اس فعل کو نکرے اور جو وجود کہ خدا نے اپنی علم خاص

مقصود ... جس شخص کے ... تجویز فرمایا ہے اوس پر راضی رہے اور کسب کمال اعتقاد کی
کوشش کرے ... [illegible] ... ہے آپ کے مریدیات ظاہری حضرت ... [illegible]
اور یہ صحبت غرہ ماہ جمادی الاول مین واقع ہوئی اور ستر ہ روز ہر قسم کے فوائد
کو بیان کرتے رہے اور عطائی نعمت سے ہر ایک مرید کو سرفراز کیا آپکی برکت توجہ کامل
سے کوئی مرید خالی نہین جیسا کہ اب تک اثر اوسکا اوس سلسلہ مین باقی ہے
لیکن بزرگان تحقیق اوس سلسلہ کی یون روایت کرتے ہین کہ ستر مرید شاہمدار کے
جمیع مقامات اور احوالات سے گذر کے مرتبۂ تکمیل اور ارشاد کے پہونچے تھے اور منجملہ
ہفتاد مرید کے بعد وفات شاہمدار کے جابجا اپنے مقام پر مسند نشین ولایت اور ارشاد کے
متمکن ہوئے اور طالبان صادق الاعتقاد کو مرتبۂ تکمیل پر فائز کیا اور طرح طرح کے
تصرفات اور خارق عادات مثل احیائی اموات اُنسے ظاہر ہوئے تفصیل اوسکی
طوالت در طویل ہے اصل ظہور ولایت آپکا اب تک آپکی قبر پر ظاہر ہے چنانچہ حضرت
قاضی محمود اور میاں مدار اور اونکے بیٹے قصبۂ کنتور مین گذرے مثل فرزندان کے اونکا تصرف
تھا شاہ میران پسر کلان قاضی محمود بھی صاحب کمال ہوئی اونکا مرقد مبارک قصبہ
نخرپور مین زیارتگاہ خلائق ہے اور فرزندان شاہ میران اکثر صاحب تصرف ہوئے
اور ہر جا اونکی شہرت ہوئی چنانچہ بعضے شہر بہرائچ مین اور بعضے قصبہ ہرگانوں مین اور
بعضے قصبۂ لاہرپور مین اور بعضے شہر جونپور مین مثل جامع فضائل شیخ نور الدین
وغیرہ ہنوز زیور اصلاح اور علم سے آراستہ طریقہ آباؤ اجداد پر موجود ہین اور اولاد شاہ
میاں مدار پسر خرد قصبۂ کنتور مین قیام پذیر ہین اور اولاد شاہ میاں مدار مین اکثر بزرگ صاحب حال
اور اہل تصرف ہوتے اور حضرت قاضی مظہر بھی کہ جو نہایت جلیل القدر تھا موضع ملاون مین اعمال گنتیم

شاہ پور نواحی شہر کالپی مین اونکی زیارتگاہ ہی اور حضرت قاضی شہاب الدین تبع دائی
موضع جیلائی مین اونکا تصرف وہان باطنی ہی اور حضرت شاہ الا ملک بنگالہ مین مشہور اور
حضرت میر سید جلال الدین عرف سید حسین قصبہ بلبہ قریب شہر بہار سکونت پذیر ہوتے
اونکا تصرف وہان ظاہر ہی اور حضرت میر سید احمد بادپای جنگل کولھو نواح شہر جونپور
مین ہین اور حضرت شاہ بدہن صدیقی قصبہ سندیلہ مین اور شاہ لکھا شہر قنوج مین
مشہور ہین اور حضرت شیخ شمس ثابت شہر لکھنؤ مین ہین ابتک مرقد اونکا زیارتگاہ خلق ہی
علی ہذا القیاس کمالات ولایت بزرگان سلسلۂ ولیہ مداریہ اظہر من الشمس ہیں پس حضرت
شاہ مدار قدس سرہٗ آخر ایام حیات مین ہر روز بعضے مریدان صاحب کمال کو جدا جدا
خلوت مین بلا کر ہر ایک کو نعمت مخصوص سے سرفراز فرماتے تھے اور واسطے سکونت
ہر ایک کے ایک مقام تجویز کر کے اجازت ارادت اور ارشاد مع خرقہ عطا فرماتے تھے
بعدہٗ بتاریخ ہیجدہم ۱۸ ماہ جمادی الاول قاضی محمود کنتوری کو حجرۂ خاص مین بلا کر در باب
تربیت و ارشاد میا مدار نہایت تاکید فرماتے تھے اور جو علم اور کتب و اشغال مخصوص عالم
شاہمدار کا تھا از غیب دیتے تھے اور وہ دستار اور پیراہن اور پایجامہ کہ جو مرد غیب نے
کارخانۂ علوہیت سے شاہمدار کو عنایت کیا تھا اور پچاس برس تک آپکے بدن مبارک مین
رہا اور اوسیطرح جیسے پاک اور صاف تھا اون کپڑونکو بدن شریف سے اوتار کے حوالہ قاضی محمود
کے فرمایا اور کہا کہ میری یہ امانت بعد تربیت اور ارشاد فرزند میا مدار کو عطا کرنا کہ یہ خلعت
فاخرہ اوسی کے حصے مین ہی اور جبکہ اس کار سے فارغ ہوئے خواجہ ارغون اور خواجہ منصور اور خواجہ مغور
کو بلا کر فرمایا کہ تم لوگ خادم خاص اور محرم اسرار ہو اور تمسے خدمات شائستہ ادا ہوئے پس بعد
تربیت یہ فرمایا کہ خدمت آستانہ متبرکہ مین قیام رکھنا اور تواضع اور دلداری آیندہ روند

... کرنا پھر خادمان خاص سے فرمایا کہ ایک بند کوزہ لیکر آب دریا ... سے پُر کرکے لاؤ اونھون نے ایسا ہی کیا فرمایا کہ اسکو میرے حجرہ مین رکھو اور تم یہان سے باہر چلے جاؤ تاکہ مردان غیب آکے کار سازی غسل و تکفین میری موافق حکم خدا کے بجا لاوین اور جبکہ دروازہ خود بخود کھل جاوے اوس وقت تم میرے جسم کو بعینہٖ دفن کرنا پس آپنے دروازہ حجرہ کا اپنے ہاتھ سے بند کیا اور بیاد خدا مین مشغول ہوئے اور یارانِ محرم راز اور خادمان مخصوص دروازہ حجرہ پر منتظر تھے بعد چند ساعت کے اندر حجرے سے آواز آئی کہ حضرت شاہ مدار نے انتقال فرمایا بعدہٗ مردان غیب نے غسل دیا اور جو کہ ایک چادر اور کلاہ عالم غیب سے لائے تھے بدن مبارک مین پہنایا اور آپکو تختہ چوب پر کہ جو حجرہ مین تھا لٹا کر نماز جنازہ کو پڑھا اور پھر مردان غیب اپنے مقام پر چلے گئے پھر دروازہ حجرے کا خود بخود کھلا پس یاران محرم وغیرہ نے نماز جنازہ کو ادا کیا اور موافق وصیت کے اونھین کپڑون سے حجرے مین دفن کیا تاریخ وفات حضرت شاہ قطب اقطاب شیخ بدیع الدین ملقب شاہ مدار آخر روز پنجشنبہ تاریخ ہیزدہم جمادی الاول ۸۴۴ھ ہجری عہد سلطنت سلطان ابراہیم شرقی تاریخ ولادت حضرت ۲۴۲ ہجری ملک شام ایام حیات ایکسو پچیس سال مدفن قصبہ مکن پور بعدازان حسب الحکم سلطان ابراہیم شرقی باہتمام میر سید صدر جہان جونپوری کے انکے روضہ منور کی تعمیر ہوئی اوسی زمانے سے قصبہ مکن پور زیارتگاہ خلائق و مرجع عالم ہوا رسالہ ہذا تمام ہوا فقط

قطعہ تاریخ تواریخ اسرار مداری طبعزاد شیخ امداد علی صاحب متخلص بعشیر	

عشیر آج کل میر عابد علی نے	یہ نسخہ عجب خوش اسلوب چھاپا	کہا سال از روئے ابجد بہ عشیر	کہ نایاب قصہ بہت خوب چھاپا

اطلاع — کوئی صاحب قصد چھاپنے یا چھپوانے تواریخ اسرار مداری کا نکرین

KBOPL
U297.4 A318I